از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

رسالہ نمبر 60

تخریج شدہ

بُرے خاتمے کے اسباب

نماز میں سستی
ماں باپ کی نافرمانی
شراب نوشی
مسلمانوں کو تکلیف دینا
جھوٹ
غیبت

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی پاکستان فون: 4921389-93\4126999 فیکس: 4125858
Web: www.dawateislami.net, Email: maktaba@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

بُرے خاتمے کے اسباب[1]

آپ کو شیطان غالباً یہ بیان (40 صفحات) نہیں پڑھنے دے گا شیطان کے خطرناک حملوں کی معلومات حاصل کرنے کیلئے اوّل تا آخر اس رسالے کو پڑھنا بہُت ہی مُفید ہے۔

دُرُودِ پاک نہ پڑھنے کا وَبال

منقول ہے، ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں سر پر مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا تو اِس کا سبب پوچھا، اُس نے جواب دیا: جب کبھی **محمدِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا نامِ مبارَک آتا میں **دُرُود شریف** نہ پڑھتا تھا اِس گُناہ کی نُحُوست سے مجھ سے معرِفت اور ایمان سَلب کر لئے گئے۔ (سبع سنابل ص ۳۵ مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر)

[1] یہ بیان ۲۳ ربیع الغوث 1419ھ کو شارجہ تا عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ بابُ المدینہ کراچی رِیلے ہوا تھا۔ضَروری ترمیم کے ساتھ تحریری طور پر حاضِرِ خدمت ہے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم): جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

خواب کی بُنیاد پر کسی کو کافِر نہیں کہہ سکتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ؟ گناہوں کی نُحُوست کس قَدَر بھیانک ہے کہ اس کے سبب موت کے وَقت ایمان برباد ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہاں یہ ضَروری مَسئَلہ ذِہن نشین فرمالیجئے کہ کسی کے بارے میں بُرا خواب دیکھنا بے شک باعِثِ تشویش ہے تاہم غیرِ نبی کا خواب شَرِیعت میں حُجَّت یعنی دلیل نہیں اور فَقَط خواب کی بُنیاد پر کسی مسلمان کو کافِر نہیں کہا جا سکتا نیز مسلمان مَیِّت پر خواب میں کوئی علامتِ کُفر دیکھنے یا خود مرنے والے مسلمان کا خواب میں اپنے ایمان کے سَلب (برباد) ہونے کی خبر دینے سے بھی اُس کو کافِر نہیں کہہ سکتے۔

دُرُود کی جگہ ؐ لکھنا ناجائز ہے

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عُمر میں ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھنا فرض

ہے اور جلسۂ ذِکر میں **دُرُودشریف** پڑھنا واجِب خواہ خود نامِ اقدس لے یا دوسرے سے سنے۔ اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار **دُرُودشریف** پڑھنا چاہئے۔ اگر نامِ اقدس لیا یا سنا تو **دُرُودشریف** اُس وَقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وَقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔ نام اقدس لکھے تو **دُرُودشریف** ضَرور لکھے کہ بعض عُلَما کے نزدیک اس وَقت **دُرُود** لکھنا واجب ہے۔ **اکثر لوگ آجکل دُرُودشریف** (یعنی مکمل صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لکھنے) **کے بدلے صلعم، عم، ؐ، ؑ لکھتے ہیں یہ ناجائز وسخت حرام ہے۔** یوہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ ؓ، رحمۃ اللہ تعالیٰ کی جگہ ؒ، لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہیے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳، ص ۱۰۱۔۱۰۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) اللہ عزوجل کا اسم مبارک لکھ کر اس پر ''ج'' نہ لکھا کریں، عزوجل یا جل جلالہ پورا لکھئے۔

ہر دم مِری زباں پہ دُرُود وسلام ہو
میری فضول گوئی کی عادت نکالدو

رِعایت کا فائدہ اُٹھائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو آپ نے حِکایت سُنی اس میں نامِ اقدس پر دُرُود شریف نہ پڑھنے والے شخص کے خاتمے کے مُتَعَلِّق دیکھے جانے والے تشویشناک خواب کا بیان ہے۔ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی خُفیہ تدبیر سے ڈر جانا چاہیئے اور دُرُود شریف پڑھنے میں غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ آج سے پہلے ہوسکتا ہے بارہا ایسا ہوا ہو کہ ہم نے نامِ اَقدس سن کر یا بول کر دُرُود شریف نہ پڑھا ہو۔ چُونکہ یہ رعایت موجود ہے کہ اگر اُس وَقت نہ پڑھے تو بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا اب پڑھ لے اور آئندہ کوشِش کر کے اُسی وَقت پڑھ لیا کرے ورنہ بعد میں پڑھ لے۔

وہ سلامت رہا قِیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چارؔ سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: برے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔ (۱) نماز میں سستی (۲) شراب نوشی (۳) والدین کی نافرمانی (٤) مسلمانوں کوتکلیف دینا۔

(شرحُ الصُّدور ص ۲۷ دارالکتب العلمیة بیروت)

جو اسلامی بھائی **مَعاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **نماز** نہیں پڑھتے یاقَضا کر کے پڑھتے ہیں، فجر کیلئے نہیں اٹھتے یابِلا شَرعی مجبوری کے مسجِد میں باجماعت پڑھنے کے بجائے گھر ہی پر نَماز پڑھ لیتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ کہیں نَماز میں سُستی **بُرے خاتمے کا سبب** نہ بن جائے۔ اِسی طرح شراب خور، ماں باپ کا نافرمان اور مسلمانوں کواپنی زَبان یاہاتھ وغیرہ سے اِیذا دینے والا سچی توبہ کرلے۔ **صدرُ** الافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: توبہ کی اصل رُجوع اِلی اللّٰہ (یعنی اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا) ہے

اس کے تین رکن ہیں ایک اعتراف جرم دوسرے ندامت تیسرے عزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کو ترک کردینے کا پکّا ارادہ) اگر گُناہ قابلِ تلافی ہوتو اِس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم ہے مَثَلاً تارِکِ صلوٰۃ (یعنی بےنَمازی) کی توبہ کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا پڑھنا بھی ضروری ہے۔(خَزائِنُ الْعِرْفَان ص ۱۲ بمبئی) اوراگر حُقُوق العباد تلَف کئے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ اُن کی تَلافی ضَروری ہے مَثَلاً ماں باپ، بہن بھائی، بیوی یا دوست وغیرہ کی دل آزاری کی ہے تو اُس سے اِس طرح مُعافی مانگے کہ وہ مُعاف کردے۔ صِرف مسکرا کر SORRY کہد ینا ہر معاملہ میں کافی نہیں ہوتا!

نفس یہ کیا ظلم ہے ہر وقت تازہ جُرم ہے
ناتُواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ

تین عُیُوب کی نُحُوست کی حکایت

''مِنھاجُ العابِدین'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رضی اللہ

تعالٰی عنہ اپنے ایک شاگِرد کی نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگِرد نے کہا: ''**سورۂ یٰس پڑھنا بند کر دو۔**'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین[1] فرمائی۔ وہ بولا: **میں ہرگز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بیزار ہوں۔**'' بس انہیں الفاظ پر اس کی موت واقِع ہوگئی۔ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنے شاگِرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ چالیس۴۰ روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ چالیس۴۰ دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **خواب** میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس سے اِستِفسار فرمایا: کس سبب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تیری مَعرِفت سَلب فرمالی؟ میرے شاگردوں میں تیرا تو مقام بَہُت اونچا تھا! اُس نے جواب دیا: **تین**

---

[1] مرنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ کلمہ پڑھ بلکہ تلقین کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ سکرات والے کے پاس بُلند آواز سے کلِمہ شریف کا وِرد کیا جائے تاکہ اسے بھی یاد آجائے۔

عُیُوب کے سبب سے: (۱) **چُغلی** کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ اور (۲) **حَسَد** کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا (۳) **شراب نَوشی** کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب کے مشورہ پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔(مِنهاجُ العابِدین،ص ۱٦٥،مؤسسة السیروان، بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے لرز اُٹھئے !اور گھبرا کر اپنے مَعبودِ برحق کو راضی کرنے کیلئے اُس کی بارگاہِ بےکس پناہ میں جُھک جائیے۔آہ! **چُغلی**،حسد اور **شراب نَوشی** کے سبب ولئ کامل کا شاگرد کُفریہ کلمات بول کر مرا۔

صَدرُ الشَّریعه،بَدرُ الطَّریقه حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرتے وَقت **مَعاذَاللّٰہ** اُس کی زَبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عَقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔

(بہارِ شریعت حصہ ٤ص ١٥٨ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی، درمختار ج ٣ص ٩٦ دار المعرفۃ بیروت)

کتّوں کی شکل میں حشر

افسوس! آج کل **چُغلی** اِس قدَر عام ہے کہ اکثر لوگوں کو شاید پتا تک نہیں چلتا کہ میں چُغلخوری کررہا ہوں۔ **چُغل خوری** آخِرت کیلئے سخت تباہ کُن ہے۔ چُنانچِہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "غیبت، طعنہ زنی، **چُغل خوری** اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو **اللہ** تعالیٰ (قِیامت کے دن) **کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا**۔ (الترغیب والترھیب ج ۳ ص ۳۲۵ دارالکتب العلمیة بیروت) ایک حدیث پاک میں ہے، **چُغلخور جنّت میں نہیں جائے گا۔** (صحیح البخاری ج٤ ص١١٥ حدیث ٦٠٥٦ دارالکتب العلمیة بیروت)

چُغلی کی تعریف

مُہلِکات یعنی ہلاک کردینے والے گناہوں سے بچنا ضَروری ہے اور ان سے بچنے کیلئے عموماً ان کی پہچان ضَروری ہوتی ہے۔ یہاں **چُغلی کی تعریف** پیش کی جاتی ہے، علامہ عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے نَقل فرمایا کہ کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا

چُغلی ہے۔ (عمدة القاری تحت الحدیث ۲۱۶ ج۲ ص۵۹۴ دار الفکر بیروت)

کیا ہم چُغلی سے بچتے ہیں ؟

افسوس! اکثر لوگوں کی گفتگو میں آج کل **غیبت** و **چُغلی** کا سلسلہ بَہُت زیادہ پایا جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزِیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی ''تَشْخِیص'' کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں ''چُغلیاں'' بھی ثابِت کر دے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا!!! ایک بار پھر اِس حدیثِ پاک پر غور کر لیجئے: ''چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔'' کاش! ہمیں حقیقی معنوں میں **زَبان کا قفلِ مدینہ**[1] نصیب ہو جائے، کاش! ضَرورت کے سوا کوئی لفظ زَبان سے نہ نکلے، زیادہ بولنے

---

[1] غیر ضَروری باتوں سے بچنے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں زَبان کا قفلِ مدینہ لگانا کہتے ہیں۔

والے اور دُنیوی دوستوں کے جُھرمٹ میں رہنے والے کا **غیبت** اور بالخصوص **چغلی** سے بچنا بے حد دشوار ہے۔آہ! آہ! آہ! حدیثِ پاک میں ہے: ''جس شخص کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غَلَطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غَلَطیاں زیادہ ہوں اُس کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ جہنَّم کے زیادہ لائق ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء ج۳ ص۸۷۔۸۸ رقم ۳۲۷۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

نبیِّ اکرم، **نُورِ مجَسَّم**، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اُس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو زائد گفتگو کو روک لے اور مال میں سے زائد کو خرچ کرے۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی ج۵ ص۷۱۔۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص بعض اوقات مجھ سے کوئی ایسی بات کردیتا ہے کہ اُس کا جواب دینا مجھے اِس قَدَر پسند ہوتا ہے جس قَدَر پیاسے آدمی کو ٹھنڈا پانی بھی پسند نہیں ہوتا ہوگا۔ لیکن میں اِس بات سے ڈرتے ہوئے جواب دینے سے باز رہتا ہوں کہ کہیں یہ فضول کلام ہی نہ ہو۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج۹ ص۱۵۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو فُضول گوئی کے خوف سے جائز جوابی کاروائی سے بھی پرہیز کریں اور ہم کسی کی بات کی جب وضاحتی کاروائی کرنے لگیں تو نہ **غیبت** چھوڑیں نہ **چغلی**، نہ **عیب دری** سے باز آئیں نہ الزام تراشی سے۔ ہائے! ہائے! ہمارا کیا بنے گا! اے اللہ عزوجل ہمیں عقلِ سلیم دے دے اور ہم گناہوں بھری گفتگو سے باز نہ آنے والوں کو حقیقی معنوں میں زبان کا **قفلِ مدینہ** نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت میں حسد کی نُحُوست کا بھی تذکرہ ہے۔ افسوس! **حسد** کا مرض بھی بہُت زِیادہ پھیل چکا ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے: ''حَسَد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔''

(سنن ابنِ ماجه ج٤ ص ٤٧٣ حديث ٤٢١٠ دارالمعرفة بيروت)

حَسَد کی تعریف

حَسَد کرنے والے کو **حاسِد** اور جس سے حَسَد کیا جائے اُس کو مَحسُود کہتے ہیں۔ "لِسانُ الْعَرَب"، جلد 3 صفحہ 166 پر حَسَد کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:

"اَلْحَسَدُ اَنْ تَتَمَنّٰی زَوَالَ نِعْمَةِ الْمَحْسُوْدِ اِلَيْك۔" یعنی حَسَد یہ ہے کہ تُو تمنّا کرے کہ مَحسُود کی نعمت اُس سے زائل ہو کر تجھے مل جائے۔

حسد کی تعریف کا آسان لفظوں میں خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ تعریف سے معلوم ہوا کہ کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر تمنّا کرنا کہ کاش! اِس سے یہ نعمت چِھن کر مجھے حاصِل ہو جائے۔ مَثَلاً کسی کی شہرت یا عزّت سے نفرت کا جذبہ رکھتے ہوئے خواہش کرنا کہ یہ کسی طرح ذلیل ہو جائے اور اس کی جگہ مجھے عزت کا مقام حاصِل ہو جائے، نیز کسی مالدار سے جَل کر یہ تمنّا کرنا کہ اِس کا کسی طرح نقصان ہو جائے اور یہ غریب ہو جائے اور میں اس کی جگہ پر دولت مند بن جاؤں۔ اس طرح کی تمنا کرنا

حَسَد ہے۔اور مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وَبا کافی پھیل چکی ہے، آج کل دوسرے کا کاروبار ٹھپ کرنے کیلئے بڑی جِدّ وجُہد کی جاتی ہے، اُس کے مال کی خواہ مخواہ خرابیاں بیان کر کے اُس دکاندار پر طرح طرح کے اِلزامات ڈالے جاتے ہیں اور یوں **حَسَد** کے سبب **جھوٹ**، **غیبت**، **چُغلی**، **آبروریزی** اور نہ جانے کیا کیا مزید گناہ کئے جاتے ہیں۔ آہ! اب اکثر مسلمانوں میں بھائی چارہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے کے مسلمان کتنے بھلے انسان ہوتے تھے اس کو اس **حِکایت** سے سمجھئے:

سیّدی قُطبِ مدینہ کی حکایت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شَیخُ الفضیلت، سیِّدُنا ومولٰینا ومرشِدُنا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی المعروف **قطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تُرکوں کے ''دورِ خدمت'' سے ہی **مدینۂ منوّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تعظِیماً میں **مقیم** ہو گئے تھے، تقریباً **سَتَّتَر** برس وہاں قِیام رہا اور اب جَنَّتُ البقیع میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائضُ الانوار ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے عَرض کی: یاسیِّدی! پہلے کے (غالِباً

ترکوں کے دَور کے) **اہلِ مدینہ** کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیسا پایا ؟ فرمایا: ایک مالدار حاجی صاحِب غُرَباء میں کپڑا تقسیم کرنے کی غَرَض سے خریداری کیلئے ایک **بـزّاز** (یعنی کپڑا بیچنے والے) کی دُکان پر پہنچے اور مطلوبہ کپڑا کافی مقدار میں طَلَب کیا۔ دکاندار نے کہا: میں آپ کا آرڈر پورا تو کرسکتا ہوں مگر میری درخواست ہے کہ آپ سامنے والی دُکان سے خرید فرمالیجئے کیونکہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آج میری اچّھی بِکری ہوگئی ہے، اُس بے چارے پڑوسی دُکان دار کا آج دھندا کچھ مَندا (یعنی کم ہوا) ہے۔ حضرتِ سیِّدی **قطب مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: پہلے کے **اہلِ مدینہ** ایسے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

دل سے دنیا کی اُلفت نکالو! اس تباہی سے مولیٰ بچالو

مجھ کو دیوانہ اپنا بنا لو، یا نبی تاجدارِ مدینہ

دو اَمرَد پسند مؤذِّنوں کی بربادی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن احمد **مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ ایک شخص پر نظر پڑی جو غِلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا تھا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے دنیا سے مسلمان ہی رُخصت کرنا۔'' میں نے اُس سے پوچھا: اِس کے علاوہ کوئی اور دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ اُس نے کہا: میرے **دو بھائی** تھے، بڑا بھائی **چالیس سال** تک مسجِد میں بِلا مُعاوَضہ اذان دیتا رہا۔ جب اُس کی موت کا وقت آیا تو اُس نے **قرانِ پاک** مانگا، ہم نے اُسے دیا تاکہ اس سے بَرَکتیں حاصِل کرے، مگر **قران شریف** ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: ''تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قران کے تمام اِعتِقادات واَحکامات سے بیزاری ظاہر کرتا اور **نَصرانی** (عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں۔'' پھر وہ مر گیا۔ اس کے بعد دوسرے **بھائی** نے **تیس برس** تک مسجِد میں فی سبیلِ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اذان دی۔ مگر اُس نے بھی آخِری وَقت **نَصرانی** ہونے کا اعتِراف

کیا اور مر گیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فِکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بِالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ **حضرتِ سیِّدنا عبد اللہ بن احمد مُؤَذِّن** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے اِسْتِفْسار فرمایا، کہ تمہارے **دونوں بھائی** آخر ایسا کون سا گناہ کرتے تھے؟ اُس نے بتایا، ''**وہ غیر عورَتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمردوں** (یعنی بے ریش لڑکوں) **کو** (شہوت سے) **دیکھتے تھے۔''**

(الرَّوضُ الفائق ص ۱۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

رشتے دار کا رشتے دار سے پردہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غَضَب ہوگیا! کیا اب بھی غیر عورَتوں سے بے پردَگی اور بے تکلُّفی سے باز نہیں آئیں گے؟ کیا اب بھی غیر عورَتوں نیز اپنی بھابھی، چچی، تائی، مُمانی (کہ یہ بھی شرعاً سب غیر عورَتیں ہی ہیں ان) سے اپنی نگاہوں کو نہیں بچائیں گے؟ اِسی طرح چچا زاد، تایا زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد اور خالہ زاد کا نیز بیوی کی بہن اور بہنوئی کا آپس میں پردہ ہے۔ **نامحرم پیر اور مُریدنی**

کا بھی پردہ ہے۔ مُریدنی اپنے نامحرم پیر کا ہاتھ نہیں چوم سکتی۔

اَمْرَد کو شَہوت سے دیکھنا حرام ہے

خبردار! اَمْرَد تو آگ ہے آگ! اَمْرَد کا قُرب، اُس کی دوستی اُس کے ساتھ مذاق مسخری، آپس میں کُشتی، کھینچا تانی اور لپٹا لپٹی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے۔ اَمْرَد سے دُور رہنے ہی میں عافیَّت ہے اگرچِہ اُس بے چارے کا کوئی قُصُور نہیں، **اَمْرَد** ہونے کے سبب اُس کی دل آزاری بھی مت کیجئے۔ مگر اُس سے اپنے آپ کو بچانا بے حد ضَروری ہے۔ ہرگز **اَمْرَد** کو اسکوٹر پر اپنے پیچھے مت بِٹھایئے، خود بھی اُس کے پیچھے مت بیٹھئے کہ آگ آگے ہو یا پیچھے اُس کی **تَپَش** ہر صورت میں پہنچے گی۔ شہوَت نہ ہو جب بھی **اَمْرَد** سے گلے ملنا مَحَلِّ فِتنہ (یعنی فِتنے کی جگہ) ہے، اور شَہوت ہونے کی صورت میں گلے ملنا بلکہ ہاتھ مِلانا بلکہ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: **اَمْرَد کی طرف شَہوت کے ساتھ دیکھنا بھی حرام ہے۔** (تفسیراتِ احمدیہ ص ۵۵۹ پشاور) اُس کے بدن کے ہر

حصّے حتّٰی کہ لباس سے بھی نگاہوں کو بچایئے۔ اِس کے تصوُّر سے اگر شہوت آتی ہو تواس سے بھی بچیئے، اُس کی تحریر یا کسی چیز سے شہوت بھڑکتی ہوتو اُس سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نظر کی حفاظت کیجیئے، حتّٰی کہ اُس کے مکان کو بھی مت دیکھیئے۔ اگراس کے والد یا بڑے بھائی وغیرہ کو دیکھنے سے اس کا تصوُّر قائم ہوتا ہے اور شَہوت چڑھتی ہے تو ان کو بھی مت دیکھیئے۔

اَمرَد کے ساتھ 70 شیطان

اَمــرَد کے ذَرِیعے کیئے جانے والے شیطانِ عیّار ومکّار کے تباہ کاروار سے خبردار کرتے ہوئے میرے **آقا اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: منقول ہے، **عورت کے ساتھ دوشیطان ہوتے ہیں اور اَمرَد کے ساتھ ستّر۔** (فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص ۷۲۱)

بَہَر حال اَجْنَبِیَّہ عورت (یعنی جس سے شادی جائز ہو) اُس سے اور **اَمرَد** سے اپنی آنکھوں اوراپنے وُجود کو دُور رکھنا سخت ضَروری ہے ورنہ ابھی آپ نے

اُن دو بھائیوں کی اَموات کے تشویشناک مُعامَلات پڑھے جو بظاہِر نیک تھے۔ مہربانی فرما کر مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ مختصر رسالہ **اَمْرَد پسندی کی تباہ کاریاں** کا مُطالَعَہ فرمالیجئے۔

نفسِ بے لگام تو گُناہوں پہ اُکساتا ہے
توبہ توبہ کرنے کی بھی عادت ہونی چاہیے

حج ادا نہ کرنا بُرے خاتمے کا سبب ہے

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے **حج** کرنے سے نہ ظاہِری حاجت مانِع ہوئی نہ بادشاہِ ظالم نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بِغیر **حج** کے مرگیا تو چاہے **یہودی** ہو کر مرے یا **نصرانی** ہو کر۔'' (سنن الدارمی ج۲ ص٤٥ حدیث ١٧٨٥ باب المدینہ کراچی) معلوم ہوا کہ **حج** فرض ہونے کے باوُجُود جس نے کوتاہی کی اور بغیر **حج** ادا کئے مرگیا تو اس کا **بُرا خاتمہ** ہونے کا شدید خطرہ ہے۔

اذان کے دوران گفتگو کرنے والے کے بُرے خاتِمے کا خوف

صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی **فتاوٰی رضویہ شریف** کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جو **اذان** کے وَقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) **خاتمہ بُرا** ہونے کا خوف ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ٤١ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اذان کا جواب دینے والا جنّتی ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اذان شُروع ہو تو باتیں اور دیگر کام کاج موقوف کرکے اس کا جواب دینا چاہئے۔ ہاں اگر مسجِد کی طرف جارہا ہے یا وُضو کررہا ہے تو چلتے چلتے اور وُضو کرتے کرتے جواب دے سکتا ہے۔ جب پے در پے اذانوں کی آوازیں آرہی ہوں تو **پہلی اذان** کا جواب دے دینا کافی ہے، اگر سب اذانوں کا جواب دے تو بہتر ہے۔ **اذان کا جواب** دینے والوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچِہ '' تاریخ دمشق جلد 40 صفحہ 412 پر ہے: حضرت

سیِّدُ نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحِب جن کا بظاہِر کوئی بَہُت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہوگئے تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی موجودَگی میں فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنّت میں داخِل کردیا ہے۔ اس پر لوگ مُتَعَجِّب ہوئے کیونکہ بظاہِر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چُنانچِہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے گھر گئے اور ان کی بیوہ سے پوچھا کہ اُن کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے، تو اُنہوں نے جواب دیا: اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صِرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضَرور دیتے تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۰ ص ۴۱۲۔۴۱۳ مُلَخَّصاً دار الفکر بیروت) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفرت ہو**۔ **اذان** وجواب اذان کے تفصیلی اَحکامات کی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ **فیضانِ اذان** (32 صَفَحات) ضَرور مُلاحَظہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

گُنہِ گدا کا حساب کیا وہ اگرچِہ لاکھ سے ہیں سِوا
مگر اے عَفُو ترے عَفْو کا تو حِساب ہے نہ شُمار ہے عزّوجل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آگ لپکتی ھے

حضرتِ سیّدُ نا مالک بن دینار علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار ایک بیمار کے سرہانے تشریف لائے جو قریب الموت تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ **''دس گیارہ، دس گیارہ''** کی آوازیں لگاتا رہا! جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے **آگ کا پہاڑ** ہے **جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشِش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کیلئے لپکتی** ہے۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ **سُود خور** تھا اور **کم تولا** کرتا تھا۔ (تذکِرۃُالاولیاء ص ۵۲ انتشارات گنجینہ تھران)

ناپ تول میں کمی کا عذاب

آہ! سود خوروں اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی بربادی! چند

سِکّوں کی خاطِر اپنے آپ کو جہنّم کے شُعلوں کی نَذر کرنے کی جِسارت کرنے والو! سنو! سنو! **روحُ البیان** میں نقل کیا گیا ہے: جو شخص **ناپ تول** میں خِیانت کرتا ہے۔ قِیامت کے روز اسے جہنّم کی گہرائیوں میں ڈالا جائے گا اور دو **پہاڑوں** کے درمیان بٹھا کر حکم دیا جائے گا، ''ان پہاڑوں کو ناپو اور تولو'' جب تولنے لگے گا تو آگ اس کو جلا دیگی۔ (روحُ البیان ج ۱۰ ص ۳٦٤ کوئٹہ)

گر ان کے فضل پہ تم اعتماد کر لیتے
خدا گواہ کہ حاصِل مُراد کر لیتے

ایک شیخ کا بُرا خاتِمہ

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور **حضرتِ سیِّدُنا شیبان راعی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ دونوں ایک جگہ اکٹّھے ہوئے۔ سیِّدُنا **سُفیان ثَوری** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ساری رات روتے رہے۔ سیِّدُنا **شیبان راعی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سببِ گریہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھے **بُرے خاتمے** کا خوف رُلا رہا ہے۔ آہ! میں نے ایک شیخ

سے چالیس سال عِلم حاصِل کیا۔ اُس نے ساٹھ سال تک مسجِدُ الحرام میں عبادت کی مگر اسکا خاتِمہ کُفر پر ہوا۔ سیِّدُ نا شیبان راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا: **اے سُفیان!** وہ اس کے **گناہوں کی شامت** تھی آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہرگز مت کرنا۔ (سبع سنابل ص ٣٤ مكتبه نوريه رضويه، سكهر)

چھڑا زنگ دل کا چھڑا دھیرے دھیرے حجاباتِ **ظلمت** ہٹا دھیرے دھیرے
کر آہستہ آہستہ ذکرِ الٰہی ہو پھر مدحتِ مصطفٰے دھیرے دھیرے

فرشتوں کا سابِقہ اُستاذ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور علمیّت کے سبب **مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت** یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافِر ہوگیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندگی بھر تو وسوسے

ڈالتا ہی رَہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرف کر دیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ:

شیطان والدین کے روپ میں

منقول ہے: جب انسان نَزع کے عالَم میں ہوتا ہے **دو شیطان** اُس کے دائیں بائیں آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ دائیں طرف والا شیطان اُس کے **والِد** کا رُوپ دھار کر کہتا ہے: **بیٹا!** دیکھ میں تیرا مہربان و شفیق باپ ہوں میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ تو **نصاریٰ** کا **مذہب** اِختیار کر کے مرنا کیوں کہ وُہی سب سے بہترین مذہب ہے۔ بائیں جانِب والا شیطان مرنے والے کی **ماں** کی صورت میں آتا ہے اور کہتا ہے: **میرے لال!** میں نے تجھے اپنے پیٹ میں رکھا، اپنا دودھ پلایا اور اپنی گود میں پالا ہے۔ پیارے بیٹے! میں نصیحت کرتی ہوں، **یہودی مذہب** اِختیار کر کے مرنا کہ یِہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

(التّذکرۃ لِلقُرطبی ص۳۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

موت کی تکالیف کا ایک قطرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی بے حد تشویشناک مُعامَلہ ہے۔ بندہ جب بُخار یا درد ِسر وغیرہ میں مبتَلا ہوتا ہے تو اُس سے کسی بات میں فیصلہ کرنا دُشوار ہو جاتا ہے۔ پھر نَزع کی تکالیف تو بَہُت ہی زِیادہ ہوتی ہیں۔ ''شرحُ الصُّدور'' میں ہے، اگر موت کی تکالیف کا ایک قطرہ تمام آسمان وزمین میں رہنے والوں پر ٹپکا دیا جائے تو سب مرجائیں۔(شرحُ الصُّدور ص۳۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اب ایسی نازک حالت میں جب **ماں باپ کے روپ میں شیاطین** بہکاتے ہوں گے اس وَقت انسان کو اسلام پر ثابت قدم رَہنا کس قَدَر دُشوار ہو جاتا ہوگا۔ ''کیمیائے سعادت'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے: **خدا کی قسم!** کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا **اسلام** باقی رہے گا یانہیں! (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۲۵ انتشارات گنجینہ تہران)

یارسول اللہ! کہا تھا مرتے دم قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

شیطان دوستوں کی شکل میں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام **محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: **سکرات** کے وقت **شیطان** اپنے چَیلوں کو مرنے والے کے دوستوں اور رشتے داروں کی شکلوں میں لیکر آ پہنچتا ہے۔ یہ سب کہتے ہیں، **بھائی!** ہم تجھ سے پہلے موت کا مزہ چکھ چکے ہیں، مرنے کے بعد جو کچھ ہوتا ہے اس سے ہم اچّھی طرح واقف ہیں۔ اب تیری باری ہے، ہم تجھے ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ تُو **یہودی مذہب** اِختیار کرلے کہ یِہی دین **اللہ** تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ اگر مرنے والا ان کی بات نہیں مانتا تو اسی طرح دوسرے احباب کے رُوپ میں **شیاطین** آ آ کر کہتے ہیں، تُو **نصاریٰ کا مذہب** اِختیار کرلے کیونکہ اِسی مذہب نے (حضرت) **موسیٰ** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے دین کو منسوخ کیا تھا۔ یوں ہی اَعِزّہ واَقرِباء کی شکل میں جماعتیں آ کر مختلف باطل فِرقوں کو قبول کرلینے کے مشورے دیتی ہیں۔ تو جس کی قسمت میں حق سے مُنْحَرِف ہونا (یعنی پھر جانا) لکھا

ہوتا ہے وہ اُس وقت ڈگمگا جاتا اور باطِل مذہب اِختیار کرلیتا ہے۔

(الدرة الفاخرة فی كشف علوم الآخرة ص ۵۱۱ معه مجموعة رسائل الامام الغزالی دارالفكر بیروت)

کسی اور سے ہمیں کیا غَرَض، کسی اور سے ہمیں کیا طلب
ہمیں اپنے آقا سے کام ہے، نہ اِدھر گئے نہ اُدھر گئے

ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال زار پر کرم فرمائے، نَزع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعاء کرتے ہیں اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کرم فرمائیں۔

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا رب

زَبان قابو میں رکھئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس کی خفیہ

تدبیر سے ہر مسلمان کو لرزاں وترساں رہنا چاہیے، نہ جانے کون سی **مَعصیَّت** (یعنی نافرمانی) **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کے **قَہر وغَضَب** کو اُبھار دے اور **ایمان** کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔ بس ہر وقت اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے آگے **عاجزی** کا مُظاہَرہ کرتے رہیۓ۔ **زَبان کو قابو میں رکھیۓ** کہ زیادہ بولتے رہنے سے بھی بعض اوقات منہ سے **کلماتِ کفر** نکل جاتے ہیں اور پتا نہیں لگتا، ہر وَقت **ایمان** کی حفاظت کی فکر کرتے رہنا ضروری ہے میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا ارشاد ہے: عُلَمائے **کرام** فرماتے ہیں، **جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان کا خوف نہ ہو نَزع کے وَقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔**

(الملفوظ حصہ ٤ ص ٣٩٠ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاهور)

الٰہی! ان کی محبت کا گھاؤ باقی رہے دَرُونِ دل یہ سُلگتا الاؤ باقی رہے
گنہ کا بارِ قیامت کا بحرِ پُر آشوب الٰہی! ان کی شفاعت کی ناؤ باقی رہے

اچّھے خاتمے کیلئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تشویش ...... تشویش ...... نہایت ہی سخت تشویش کی بات ہے، ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی **خفیہ تدبیر کیا ہے**، نہ معلوم ہمارا **خاتِمہ** کیسا ہوگا! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتِمے** سے **اَمن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچّھے خاتِمے** کی تیاّری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذِکرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحبَّت نکالدو، گناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دل کی بھی حِفاظت کرو، جس قَدَر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ

اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔

(احیاء العلوم ج٤ ص ٢١٩۔٢٢١ مُلَخصاً دار صادر بیروت)

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

ایمان پر خاتِمہ کے چار اَوراد

ایک شخص بارگاہِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں حاضِر ہوکر ایمان پر خاتمہ بالخیر کیلئے دعا کا طالِب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کیلئے دعاء فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ (روزانہ) 41بار صبح کو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔**[1] اوّل و آخِر دُرُود شریف نیز ﴿۲﴾ سوتے وَقت اپنے سب اَوراد کے بعد **سُورۂ کافرون** روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضَرورت ہوتو کلام کرنے کے بعد پھر **سُورۂ کافرون** تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اِسی پر ہو اِن شاءَ

[1] اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! کوئی معبود نہیں مگر تُو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور ﴿۳﴾ تین بار صبح اور تین بار شام اس دُعاء کا وِرد رکھیں: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعلَمُہٗ وَنَستَغْفِرُكَ لِمَالَا نَعلَمُہٗ[1] (الملفوظ حصه ۲ ص۲۳٤ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاهور) ﴿٤﴾ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ۔[2] صبح وشام تین تین بار پڑھیے، دین، ایمان، جان، مال، بچّے سب محفوظ رہیں۔ (شجرہ قادِریہ رضویہ ص۱۲ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) (غروب آفتاب سے صبحِ صادِق تک **رات** اور آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صبح** ہے)

آگ کے صَندوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کسی بدنصیب کا کفر پر خاتمہ ہوگا اس کو

[1] ”اے اللہ عزوجل ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے اِستغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے۔“

[2] اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔

قبر اِس زور سے دبائے گئی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی۔ **کافِر** کیلئے اِسی طرح اور بھی دردناک عذاب ہونگے۔ قِیامت کا **پچاس ہزار سالہ** دن سخت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا، پھر اسے اَوندھے مُنہ گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا۔ جو گنہگار مسلمان داخِلِ جہنَّم ہوئے ہونگے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرف وُہی لوگ رَہ جائیں گے جن کا **کفر پر خاتمہ** ہوا تھا۔ پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (یعنی تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قُفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور **موت** کو ایک **مَینڈھے** کی طرح جنَّت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذَبح کر دیا جائے گا۔ اب کسی کو **موت** نہیں آئے گی۔ ہر

جنّتی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنّت میں اور ہر دوزخی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ہی رہے گا۔جنّتیوں کیلئے مسرَّت بالائے مسرَّت ہوگی اور دوزخیوں کیلئے حسرت بالائے حسرت۔ (بہارِ شریعت حصہ اول ص ۷۷،۹۱،۹۲ ملخصاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم تجھ سے ایمان وعافیّت کے ساتھ مدینے میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس کاسُوال کرتے ہیں۔

پایا ہے وہ الطاف وکرم آپ کے دَر پر — مرنے کی دُعا کرتے ہیں ہم آپ کے در پر
سب عرض و بیاں ختم ہے خاموش کھڑا ہے — آشفتہ ہے بدر آنکھ ہے نم آپ کے در پر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے ہرگز مایوس نہ ہوں۔آپ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرتے رہیں گے تواِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان کی حفاظت کاذِہن بنتا رہے گا۔جب ذِہن بنے گا تو اِحساس پیدا ہوگا، رِقّت ملے گی، دُعاء کیلئے ہاتھ اُٹھیں

گے پھر اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم میں یہ عرض کریں گے۔

تُو نے اسلام دیا تُو نے جماعت میں لیا
تُو کریم اب کوئی پھِرتا ہے عِطِیّہ تیرا

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ و زاری

ذرا دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھ کر سنئے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہم گنہگاروں کے ایمان کی سلامتی کی کتنی فکر ہے، چُنانچِہ روحُ البیان جلد 10 صفحہ 315 میں ہے: ایک بار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں شیطان مکّار روپ بدل کر ہاتھ میں **پانی کی بوتل** لئے حاضِر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نَزع کے وَقت یہ بوتل **ایمان** کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اتنا روئے کہ **اہلبیت اطہار** بھی رونے لگے۔ **اللّٰہ**

عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی، **اے میرے محبوب!** آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نزع اپنے بندوں کو شیطان کے مکر سے بچاتا ہوں۔(روح البیان ج ۱۰ ص ۳۱۵ کوئٹہ)

ہر امّتی کی فکر میں آقا ہیں مُضطَرِب
غمخوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّہ کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

امّی جان کی بینائی لوٹ آئی

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کی تنظیمی تحصیل **گلشنِ** بغداد (بابُ المدینہ کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: امّی جان (عمر تقریباً 60 برس) **صبح** جب نیند سے بیدار ہوئیں تو کُھلی آنکھوں کے باوُجود انہیں کچھ سجھائی نہ دیتا تھا ہم نے گھبرا کر ڈاکٹر سے رُجوع کیا تو پتا چلا کہ ''ہائی بلڈ پریشر'' کے نتیجے میں اُن کی آنکھوں کے دِیے بجھ گئے ہیں! ان کی بینائی سَلب ہوگئی ہے۔ **مختلف** ڈاکٹروں کے پاس پہنچے مگر سبھی نے مایوس کیا۔

طبیبوں نے مریضِ لا دوا کہ کے ٹالا ہے

بنا، ناکام ان کا عِندِیہ دو یا رسولَ اللہ

امّی جان نے بڑے اعتماد سے فرمایا: مجھے مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں لے جاؤ اِن شاءَ اللہ

وہاں مجھے بینائی مل جائے گی۔'' چُنانچِہ مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے وسیع وعریض تہ خانے میں اتوار کو دوپَہر کے وَقت ہونے والے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اجتماع** میں ہم دو بہنیں امّی جان کو سہارا دیکر لے آئیں۔ وہاں ہونے والی رقّت انگیز دُعا نے ہم کو خوب رُلایا۔ امّی جان پر بَہُت زِیادہ گِریہ طاری تھا۔ **یکایک ان کی آنکھوں میں بجلی سی کَوندگئی اور مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کا فرش صاف نظر آنے لگا پھر دیکھتے ہی دیکھتے آنکھیں مکمَّل روشن ہو گئیں۔**

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں ۔۔۔ رَحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں
ناقِص ہے جو سُنوائی، کمزور ہے بینائی ۔۔۔ مانگ آکے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں
آفت میں گِھرا ہے گر، بیمار پڑا ہے گر ۔۔۔ آکر لے دعا بھائی فیضانِ مدینہ میں

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! ۔۔۔ اَستَغفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! ۔۔۔ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

٧٨٦ فہرس ٩٢

٧٨٦

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰہ





سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے"۔** اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی اِنعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311 - 2314045 | حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679 | ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625 | راولپنڈی: اصغر مال روڈ، نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
آزاد کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ 058610-82772